الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
تار کا پتہ: الفضل لاہور
روزنامہ
الفضل
لاہور
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
یوم چہارشنبہ
۱۷ رمضان المبارک ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
جلد ۴۰/۶ | ۱۱ احسان ۱۳۳۱ ھش | ۱۱ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۳۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ جون۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کو بخار بدستور ۱۰۰ کے قریب ہے۔ کمزوری آج کچھ زیادہ رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعاء جاری رکھیں

چین کے فوجی اڈوں پر بمباری کا مسئلہ

ٹوکیو ۱۰ جون۔ کوریا میں اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر مارک کلارک نے کہا ہے کہ اگر عارضی صلح کی بات چیت ناکام ہو گئی اور چینی فوجیں پھر لڑائی شروع کر دیں تو ایسی صورت میں اقوام متحدہ کی فوجوں کو چین کے فوجی اڈوں پر بمباری سے پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے

سوڈان کی اشیغہ پارٹی مصر اور امہ پارٹی کے باہمی معاہدوں کی پابند نہیں ہوگی

وہ ان معاہدوں سے بالا ہو کر وادیٔ نیل کے اتحاد کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی!

خرطوم ۱۰ جون۔ سوڈان کی اشیغہ پارٹی کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ مصر اور امہ پارٹی کے درمیان خواہ کچھ ہی معاہدے کیوں نہ ہوں اشیغہ پارٹی وادیٔ نیل کے اتحاد کے لئے اپنی جدوجہد بدستور جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا مصر اور امہ پارٹی کے نمائندوں کے درمیان اگر کوئی معاہدہ ہوا تو اشیغہ پارٹی اس کی قطعاً پابند نہ ہوگی۔ یاد رہے کہ اشیغہ پارٹی سوڈان اور مصر کے الحاق کی حامی ہے۔ برخلاف اس کے وہاں کی امہ پارٹی سوڈان کو خود مختار دیکھنا چاہتی ہے۔ امہ پارٹی کا ایک وفد جو پانچ ارکان پر مشتمل ہے حکومت مصر کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے کچھ عرصہ سے مصر آیا ہوا ہے۔ ہلالی پاشا اور اس کے وفد کے درمیان گفت و شنید کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے۔ ابھی یہ پتہ نہیں چلا کہ بات چیت کا نتیجہ کیا نکلا۔ سوڈان کے وزیر تعلیم عبدالرحمن علی طٰہٰ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں سمجھوتہ ہونے کا پورا امکان ہے اور ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے جو مجھے اس امید سے مایوس کر دے۔

ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں تنازعۂ تیل کی سماعت کا دوسرا دن

ہیگ ۱۰ جون۔ آج یہاں بین الاقوامی عدالت میں برطانیہ اور ایران کے درمیان تیل کے مقدمہ کی سماعت دوبارہ شروع ہوئی۔ ایران کی طرف سے وکیل صفائی پروفیسر ہنری رولن نے اس آئینی نکتہ کے بارے میں اپنی بحث جاری رکھی کہ یہ عدالت اس بات کی مجاز نہیں ہے کہ ان معاملات پر بھی غور کرے جن کی نوعیت بنیادی طور پر غیر عدالتی ہو۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ زیر بحث معاملہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے قطعاً عدالتی نہیں ہے اس لئے عدالت ہذا کو اس کی سماعت کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

دوران بحث میں انہوں نے درخواست کی کہ عدالت ان فنی معاملات پر غور کرنے سے انکار کر دے جن کا تعلق کسی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے سے ہو۔ صنعتوں وغیرہ کو قومی ملکیت میں لینے کا معاملہ ایران کا ایک گھریلو معاملہ ہے اس میں مداخلت کے متعلق برطانیہ کا مطالبہ کسی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بالخصوص جبکہ وہ خود اپنے ملک کی کئی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے کر اس مسئلہ کی گھریلو نوعیت کو تسلیم کر چکا ہے۔

ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق جنہوں نے کل عدالت میں ایران کا نقطہ نظر خود پیش کیا تھا آج بحث کے وقت موجود نہ تھے

وسٹار نیوز نے امید ظاہر کی ہے کہ عدالت کو آئینی پوزیشن کے متعلق فیصلہ صادر کرنے میں کم از کم چھ ہفتے لگ جائیں گے۔

پاکستانی طلباء کی ایک جماعت ترکی جائے گی

کراچی ۱۰ جون۔ پاکستانی طلباء پروفیسروں اور فن کاروں کی ایک جماعت اس سال ماہ اکتوبر میں ترکی جائے گی۔ یہ جماعت چالیس افراد پر مشتمل ہوگی۔ جن میں ۲۴ پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے طلباء ہوں گے اور باقی چھ افراد میں دو ماہرین تعلیم ایک سماجی کارکن۔ ایک پینٹر ایک شاعر اور ایک ماہر موسیقی کو شامل کیا جائے گا۔ ان کے علاوہ پاکستان ترکی ثقافتی انجمن کے سیکرٹری بھی ترجمان کی حیثیت سے وفد کے ساتھ جائیں گے۔ وفد میں طلباء کے ساتھ طالبات بھی شامل ہوں گی۔

۷۴ لاکھ من چاول مشرقی بنگال بھیجا جا چکا ہے

کراچی ۱۰ جون۔ چاول کی موجودہ فصل میں سے ۷۴ لاکھ من چاول کراچی سے مشرقی بنگال بھیجا جا چکا ہے۔ یہ وہاں کی دو تہائی ضرورت کے لئے کافی ہے۔ باقی ایک تہائی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مزید چاول بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ۷۰ ہزار من گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی چیزیں وہاں بھیجی گئی ہیں۔ آجکل کراچی کی بندرگاہ میں چار دور جہازوں میں غلہ لادا جا رہا ہے۔ یہ جہاز ۱ لاکھ من سے زیادہ چاول اور گیہوں لے کر اگلے ہفتہ چاٹگام روانہ ہوں گے۔ اسی طرح دو لاکھ ۷۵ ہزار من نمک بھی بھیجا گیا ہے۔

کاشتکاروں کی امداد

ڈھاکہ ۱۰ جون۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے کھلنا کے سیلاب زدہ علاقے میں رہنے والے کاشتکاروں کی امداد کیلئے مزید ۱۲ لاکھ روپے منظور کئے ہیں (۲) یہ رقم زرعی قرضوں کی صورت میں دی جائے گی۔ اسی طرح علاقہ چاٹگام کے کاشتکاروں کے لئے ۹۵ ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔

پنجاب میں ملیریا کی روک تھام کے وسیع انتظامات

احتیاطی تدابیر پر دس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے

لاہور ۱۰ جون۔ پنجاب کے محکمہ صحت نے ملیریا کی روک تھام کیلئے ایک نہایت وسیع منصوبہ تیار کیا ہے چنانچہ اس سال ملیریا کی روک تھام کے سلسلے میں خاص سرگرمی سے کام کیا جائے گا۔ پنجاب کی تاریخ میں اتنے وسیع انتظامات پہلے کبھی نہیں کئے گئے تھے۔ اس منصوبے کے تحت پندرہ ضلعوں کے اڑھائی ہزار دیہات اور سیم زدہ علاقوں میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ ان میں گھروں کی چھتوں اور دیواروں پر جراثیم کش دواؤں کا چھڑکنا اور ادویہ کی تقسیم شامل ہے اس پر تقریباً دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ دو لاکھ پونڈ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور اتنی ہی مقدار میں دوسری جراثیم کش دوائیں چھڑکی جائیں گی۔

سیالکوٹ میں مہاجرین کے لئے

ایک ہزار مکانوں کی تعمیر

لاہور ۱۰ جون۔ غریب مہاجرین کیلئے ایک ہزار نئے مکان تعمیر کرنے کیلئے حکومت پنجاب نے سیالکوٹ امپرومنٹ ٹرسٹ کو چار لاکھ روپے دیئے ہیں پچھلے دنوں فیصلہ کیا گیا تھا کہ شہروں کو ترقی دینے کی سکیم کے تحت سیالکوٹ امپرومنٹ ٹرسٹ کو ترجیح دی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق چار لاکھ روپے کی یہ رقم دی گئی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کی اطلاع ہے کہ وہاں بہت سے کوارٹر تیار بھی ہو گئے ہیں۔ باقی کام نہایت تیزی سے جاری ہے تاکہ اس سکیم کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے۔

انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنےٰ

کراچی ۱۰ جون۔ وزارت خزانہ نے تعلیمی ترقی کے لئے پیش کئے جانے والے تمام عطیہ جات کو انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنےٰ قرار دیدیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس فیصلے کے بعد کارخانہ داروں اور تاجروں کیلئے ملک کی تعلیمی ترقی میں خاطر خواہ حصہ لینا نسبتاً آسان ہو جائے گا۔

ٹوکیو ۱۰ جون۔ جاپان میں پاکستان کے سفیر میاں ضیاء الدین نے آج شہنشاہ ہیروہیٹو کو اپنے تقرر کے کاغذات پیش کئے۔

مشرق وسطیٰ اور ایشیاء میں پاکستان کی فوج بہترین تربیت یافتہ فوج ہے (امریکی ماہر)

واشنگٹن ۱۰ جون۔ امریکہ کے ایک اعلیٰ افسر نے پاکستان کی فوج کو بہترین تربیت یافتہ فوج قرار دیا ہے۔ کل انہوں نے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا جمہوریت کی حمایت میں مشرق وسطیٰ اور ایشیاء میں پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جس کی فوج کو تربیت کے لحاظ سے بہترین فوج قرار دیا جا سکتا ہے۔ برطانوی ہند کی جس فوج نے گذشتہ جنگ کے مختلف محاذوں پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے اس کا جوہر پاکستان کے حصہ میں آیا ہے۔ (ریڈیو پاکستان)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کروا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق
چند اہم باتیں اور احکام

رمضان المبارک کی اہمیت اور عظمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القراٰن میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا حکم اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے۔ ان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ ہی رکھ لیا کرو۔ تو تمہارے لئے اس میں بڑی خیر ہے۔"

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت۔ اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

روزہ توڑنے کا کفارہ

اگر کوئی شخص رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد جان بوجھ کر روزہ توڑے درآنحالیکہ وہ بیمار یا مسافر نہیں ہے۔ تو ایسے شخص کے لئے کفارہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو۔ یا غلام نہ ملے تو ساٹھ دن کے متواتر روزے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

(فقہ احمدیہ صفحہ ۵۵)

سحری نہ کھانے پر روزہ نہ رکھنا

اگر رمضان میں کسی شخص کو سحری کے وقت کھانا کھانے کا موقعہ نہ ملے۔ تو وہ اس عذر سے روزہ ترک نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔ سحری کا کھانا کوئی روزہ کے لئے شرط نہیں۔ جو شخص اس عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑتا ہے۔ وہ ویسے ہی گنہگار ہے جیسا کہ جان بوجھ کر رمضان میں روزہ نہ رکھنے والا (ایضاً)

فدیہ طعام مسکین

آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین (بقرہ) میں جو فدیہ کا ذکر ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(مبارک ۲۶ ستمبر ۱۹۵۲ء)

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس نے فرمایا جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال پھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں جو مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دیجائے گی

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۴)

گرمی میں مزدور اور محنتی کا الادہ

سوال:۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے۔ کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا انما الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقوےٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے۔ تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔ ناظر تعلیم و تربیت

احمدی طلبا کی مناسب راہنمائی فرمائیں

قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ احباب اپنے بچوں کو ابتدائی اور ضروری تعلیم دلوانے کے بعد انہیں مزید تعلیم دلوانے کے لئے اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ کہ ذہنی رجحان اور علمی قابلیت کے مطابق آیا ان کے لئے تعلیمی لائن کا انتخاب زیادہ مناسب ہوگا یا کسی اور پیشہ یا ملازمت مثلاً پولیس۔ انجینئرنگ یا ریلوے لائنوں کو اختیار کیا جانا زیادہ بہتر رہے گا۔

جہاں کسی قوم کے لئے تعلیمی میدان میں ترقی کرنا بہت ضروری ہے۔ وہاں یہ امر بھی مدنظر رہے کہ موجودہ زمانہ میں زمانہ کی رو کے ماتحت خواہ مخواہ اپنے بچوں کے لئے تعلیمی لائن کے انتخاب میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے۔ بلکہ تعلیمی معیار ذہنی قابلیت اور طبعی رجحان کے ماتحت جس لائن کے لئے وہ زیادہ مناسب ہوں اسے اختیار کرایا جائے۔ امرا اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے اپنے حلقہ جات میں ایسی کمیٹیوں کی تشکیل کریں۔ جن کا کام نہ صرف ابتدائی ضروری تعلیم کے بعد میں طلباء اور والدین کو نئی لائن اختیار کرنے کے لئے بھی مناسب مشورہ دینا ہو۔ بلکہ ان کے لئے یہ بھی ہے۔ کہ وہ بچوں کی ابتدائی تعلیم سے ہی مضامین کے ضروری انتخاب میں صحیح راہنمائی کریں۔

میٹرک کے نتائج نکل چکے ہیں۔ اور عنقریب ایف۔اے اور بی۔اے کے نتائج بھی شائع ہونے کو ہیں۔ مذکورہ کمیٹیوں کو چاہیئے کہ فوراً طلباء کی مناسب راہنمائی کریں۔ اور ایسے طالب علم جو معمولی ڈویژن میں کامیاب ہونے کے باعث یا کسی اور وجہ سے بعض لائن کا انتخاب ان کے لئے زیادہ موزوں نہیں اس بات کی ترغیب دلائی جائے۔ کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق تعلیمی لائن کو اختیار کرنے کی بجائے کسی اور پیشہ تجارت پولیس انجینئرنگ ریلوے وغیرہ کو اختیار کریں۔ اور خواہ مخواہ تعلیمی لائن کے غلط انتخاب کے نتیجہ میں ضیاع وقت اور ضیاع دولت کی وجہ سے پریشانی کو مول نہ لیں۔ نیز جن طلبا کا ان کے ذہنی رجحان اور علمی قابلیت کے نتیجہ میں کالج میں داخل کرایا جانا ضروری ہے۔ کمیٹی ضروری مضامین کے انتخاب میں ان کی راہنمائی کرے۔

اس ضمن میں صوبہ جاتی امرا کی توجہ بھی مبذول کی جاتی ہے۔ وہ از راہ مہربانی اپنے اپنے صوبہ کے حلقہ میں اس سکیم کو جاری کروا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

تغیر و تبدل افسران صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے مندرجہ ذیل افسران کے عہدوں میں تبدیلی فرمائی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ تبدیلیاں ۶ ۵۲ء سے عمل میں آئی ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری عبد الباری صاحب۔ سابقہ عہدہ ایڈیشنل ناظر بیت المال موجودہ عہدہ محاسب بیت المال

(۲) مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابقہ عہدہ محاسب بیت المال موجودہ عہدہ نائب ناظر بیت المال

(۳) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب۔ سابقہ عہدہ معاون شخصی نظارت المال موجودہ عہدہ۔ نائب آڈیٹر

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۱؍جون ۱۹۵۲ء

الکفر ملّة واحدة

۱۲؍جون بروز پیر صبح نو بجے تھیوسافیکل ہال بندر روڈ کراچی میں احراریوں کی راہ نمائی میں آل مسلم؟ پارٹیز کنونشن کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے تمام فرق اسلام کے خود ساختہ نمائندے جمع ہوئے محض اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف زہر چکانی کی جائے۔ اور اسکو مٹانے کے لئے تجاویز سوچی جائیں ؎

مری بربادیوں کی مشورت کو
فلک جھک جھک کے سنتا ہے زمیں سے

اس نام نہاد آل مسلم پارٹیز کنونشن میں جو بڑے بڑے حضرات علماء شامل ہوئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے۔ (۱) مشہور و معروف زبان دراز لال حسین اختر احراری۔ مجلہ باز مولوی محمد علی جالندھری احراری۔ مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی۔ مولوی احتشام الحق صاحب تھانوی دیوبندی مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی اور سید محمد سلیمان ندوی دیوبندی صرف مفتی محمد جعفر صاحب شیعہ مجتہد نے داعیان میں شمولیت سے انکار کر دیا۔ ان علماء کو دیکھا جائے۔ تو یہ دو گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بریلوی اور دیوبندی۔ مولوی عبد الحامد صاحب بریلوی ہیں اور باقی تقریباً تمام دیوبندی ہیں۔ جن کو عرف عام میں غیر مقلد یا وہابی بھی کہا جاتا ہے اس کنونشن میں کیا ہوا اس کا ذکر تو بعد میں ہوگا۔ پہلے ایک فتوے کے چند الفاظ سن لیجئے۔ جو مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جن کو مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی اس زمانہ کا مجدد مانتے ہیں۔ (وہابیوں۔ ندویوں۔ دیوبندیوں) کے متعلق اپنی مشہور و معروف تصنیف "حسام الحرمین" میں یوں آپ فرماتے ہیں

یہ قطعاً مرتد و کافر ہیں۔ اور ان کا ارتداد کفر سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد وکفر میں ذرا بھی شک کرے۔ وہ بھی ان ہی جیسا مرتد و کافر ہے۔ .... جو ان کو کافر نہ کہے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ اور اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائیگی۔ اور جو اولاد ہوگی.... ہوگی۔ از روئے شریعت ترکہ نہ پائیگی (حسام الحرمین)

دیکھا ہے کفر کہاں تک مار کرتا ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

تقریباً اسی قسم کے فتاوے حنفیوں کی طرف سے (دیوبندیوں۔ ندویوں۔ وہابیوں) کے متعلق سینکڑوں موجود ہیں۔ اور بالکل اسی قسم کے فتاوے (حنفیوں مقلدوں۔ قبر پرستوں) کے متعلق دیوبندیوں۔ وہابیوں وغیرہ کی طرف سے موجود ہیں۔

کیا اس سے صاف یہ منطقی نتیجہ نہیں نکلتا کہ مولانا عبد الحامد بدایونی کے نزدیک مولوی احتشام الحق مفتی محمد شفیع۔ سید سلیمان ندوی محمد علی جالندھری اور لال حسین اختر پورے پورے کافر و مرتد ہیں اور مولوی احتشام الحق مفتی محمد شفیع اور سید سلیمان ندوی کے نزدیک مولانا عبد الحامد بدایونی کافر و مرتد ہیں۔

اگر یہ نتیجہ درست ہے تو پھر ہم اس آل مسلم؟ پارٹیز کنونشن کو کیا سمجھیں؟ جب ان میں سے ہر ایک نمائندہ ایک دوسرے کے نزدیک کافر و مرتد ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سب کافر و مرتد ہیں پھر کیا یہ درست نہیں ہوگا۔ کہ ہم اس کنونشن کے متعلق کہیں کہ

الکفر ملة واحدة

اکثر یہ لوگ احمدیوں کے متعلق کہا کرتے ہیں کہ احمدی مرزائی تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں ان لوگوں سے کوئی پوچھے۔ کہ جب آپ سب لوگ ایک دوسرے کے نزدیک پہلے ہی کافر ہیں۔ تو احمدیوں کو بیچ میں گھسیٹنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر اگر ہم ان مولویوں کو کافر نہ سمجھیں تو مولوی رضا احمد خان صاحب کے فتوے کے رو سے خود کافر نہیں؟

دوسری بات جو اس ضمن میں غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ جب یہ تمام لوگ خود "کافر" ہیں تو پھر ان کا کیا حق ہے کہ وہ "احمدیوں" کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھیں کہ وہ کافر ہیں کہ نہیں اور ایک اسلامی حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ ان کے ساتھ یوں کرو۔ ان کے ساتھ ووں کر دیا جائے کیا اگر تمام دنیا کے اندھے مل کر ایک کنونشن کریں اور کہیں کہ "ذمیدا" اندھا ہے تو کوئی عقلمند دنیا میں ایسا ہے۔ جو تمام دنیا کے ان اندھوں کو کنونشن کی شہادت پر اعتماد کر کے "ذمیدا" کو اندھا قرار دے دیگا۔

یا تو یہ مولوی جو اکٹھے ہوئے ہیں معتبر ہیں اور یا غیر معتبر اگر معتبر ہیں تو ہمیں ان پر اعتبار کرنا چاہیئے۔ اور ان کے باہمی کفر کے فتاوے کو مان لینا چاہیئے اس طرح وہ سب کافر ٹھہرے اور اگر وہ غیر معتبر ہیں تو غیر معتبروں کا اعتبار ہی کیا؟

سنا گیا ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت کراچی کے امیر بھی اس کنونشن میں نمائندہ تھے۔ خدا جانے وہ کس کی طرف سے نمائندہ تھے؟ کیا انہیں یاد نہیں رہا کہ ابھی حال ہی میں ان پر کفر و ارتداد کے فتاوے انہی قسم کے مولویوں کی طرف سے عائد کئے جا چکے ہیں۔ جن کے ساتھ اب وہ جنت الحمقاء میں بیٹھ کر احمدیوں کے کفر و اسلام کے متعلق غور و خوض کرنے آئے ہیں؟

پھر ان خود ساختہ نمائندگان فرق بین الاسلام میں سے ایک مسٹر محمد ہاشم صاحب گزدر ہیں۔ خدا جانے آپ کس فرقہ اسلام کے نمائندہ ہیں بظاہر دیکھا جائے تو آپ پر بریلویوں۔ دیوبندیوں دونوں کے فتاوے یکساں طور پر چسپاں ہوتے ہیں۔

ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو دستور ساز اسمبلی کے ارکان ہیں۔ اس نام نہاد کنونشن میں نہ صرف "احمدیت" کے خلاف زہر چکانی کی گئی ہے۔ بلکہ کیبنٹ کے ایک معزز رکن چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف بھی بہتان طرازی کی گئی ہے۔ چنانچہ جناب مسٹر محمد ہاشم صاحب گزدر نے اپنی تقریر میں فرمایا

جب چوہدری ظفر اللہ کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے لیک سکس گئے ہوئے تھے۔ تو میں بھی وہاں موجود تھا۔ وہاں لابی میں مشہور تھا۔ کہ ظفر اللہ خان وہی کام کرنا چاہتے ہیں۔ جو ہندوستان چاہتا ہے.... ہمارا ملک اسلام کے نام پر بنا ہے۔ مگر اس وقت تک کوئی اسلامی قانون نہیں بنا۔ اس کی وجہ محض چودھری ظفر اللہ خان کا وجود ہے۔ ہمارے تمام اسلامی قانون محض ظفر اللہ کی وجہ سے مسترد ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ المنتظر کراچی ۲؍جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۱و۶)

مسٹر گزدر نے اپنی اس تقریر میں ایک اور اہم انکشاف بھی فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

قادیانی افسروں کا عمل یہ ہے کہ جب تک کسی مسلمان کو کافر نہ بنا لیں۔ اس وقت تک کسی نوکری پر نہیں لگاتے اور اگر کسی نہ کسی طریقہ سے نوکر ہو جائے تو پھر ترقی نہیں ہوتی۔ میرے اپنے کئی دوست محض دنیاوی فائدہ کے لئے قادیانی ہو چکے۔

(روزنامہ المنتظر ۲؍جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۶)

معلوم ہوتا ہے مسٹر گزدر نے پوری بات نہیں بتائی۔ آپ اپنے دوستوں کے قصوں میں جا پھنسے ہیں۔ کیا بہتر نہ ہوتا کہ آپ آپ بیتی سنا دیتے تاکہ معاملہ زیادہ دردناک اور مؤثر ہو جاتا۔ چونکہ آپ نے اس راز کو افشا نہیں کیا ہم بھی افشا نہیں کرتے آپ نے یہیں تک بس نہیں کی۔ بلکہ چلتے چلتے یہ تیر بھی چلا گئے ہیں کہ

"سب مسلمان فرقوں کو متحد ہو کر اس فتنہ ختم کر دینا چاہیئے۔ بغیر طاقت کے یہ فتنہ ختم نہ ہوگا۔"

(روزنامہ المنتظر ۲ جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۶)

مسٹر گزدر کی یہ بات تو مسٹر اے ٹی۔ نقوی چیف کمشنر کراچی ہی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارا مقام نہیں ہے۔ کہ ہم اس پر رائے زنی کریں۔ مسٹر گزدر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

قادیانی ہمیں کافر سمجھتے ہیں۔

(روزنامہ المنتظر ۲ جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۶)

جناب ہماری کیا مجال ہے کہ ہم آپ کو کافر سمجھیں۔ آپ ذرا ان مولویوں سے دل کی پوچھیں۔ کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟

دعائے مغفرت

افسوس میاں خدا بخش صاحب صراف سوہا بازار کی بچی عزیزہ سلیمہ بیرحمۃ نائیفائڈ بیمار رہ کر انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں بہت کم دوست شامل ہو سکے۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرمائیں۔ نیز والدین و دیگر لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائی جائے۔

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(۴)

۳۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے۔ جب آپ کے والد فوت ہوئے تو ان کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ ان کو پیچش کی بیماری تھی۔ چارپائی کے پاس ہی پاخانہ کا انتظام تھا۔ آپ پاخانہ کے لئے اٹھنے لگے تو نوکر نے سہارا دینا چاہا۔ مگر آپ نے جھڑکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور کہا میں ایسا گیا گزرا نہیں کہ تم سہارا دیتے ہو۔ جب پاخانہ سے اٹھ کر لیٹے تو نزع کی حالت طاری ہوگئی۔ مگر پھر بھی ایسی ہمت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرکے فرمایا دیکھو غلام احمد اس کو کہتے ہیں غرغرہ کی حالت۔

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۳ صفحہ ۲)

۳۶۔ جب آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے تو آپ نے سب کاموں سے بالکل قطع تعلق کر لیا اور مطالعہ دین اور روزہ داری اور شب بیداری میں ہی اپنے اوقات بسر کرنے لگ گئے اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ دشمنانِ اسلام کے حملوں کا جواب دیتے رہتے۔ اس زمانہ میں لوگ ایک ایک پیسہ کے لئے لڑتے ہیں۔ مگر آپ نے اپنی سب جائیداد اپنے بڑے بھائی صاحب کے سپرد کر دی۔ کھانا ان کے گھر سے آپ کو آجاتا اور جب وہ ضرورت سمجھتے کپڑے بنوا دیتے۔ اور آپ نہ جائیداد کا حصہ لیتے اور نہ اس کا کوئی کام کرتے۔ لوگوں کو نماز روزہ کی تلقین کرتے۔ تبلیغِ اسلام کرتے اور غریبوں مسکینوں کی بھی خبر رکھتے علاوہ تو آپ کے پاس کچھ تھا نہیں۔ بھائی کے ہاں سے جو کھانا آتا۔ اسی کو غربا میں بانٹ دیتے اور بعض دفعہ دو تین تولہ غذا پر گذارہ کرتے اور بعض دفعہ یہ بھی باقی نہ رہتی اور فاقہ سے ہی رہ جاتے۔ یہ نہیں تھا کہ آپ کی جائیداد معمولی تھی اور آپ سمجھتے تھے کہ چلو گذارہ ہو رہا ہے۔ اس وقت ایک سالم گاؤں آپ کا اور آپ کے بھائی کا مشترکہ تھا۔ اور علاوہ ازیں جاگیر وغیرہ کی بھی آمدن تھی۔

(دعوۃ الامیر صفحہ ۲۶۲)

۳۷۔ جب ہمارے دادا فوت ہو گئے تو باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ دنیا کی طرف اس قدر تھی کہ بڑے بھائی سے جائیداد وغیرہ کے متعلق کوئی سوال نہ کیا۔ آپ دن رات مسجد میں پڑے رہتے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ان دنوں میں بھنے ہوئے چنے اپنے پاس رکھ لیا کرتا تھا۔ اور آخر عمر تک باوجودیکہ بڑھاپا آگیا تھا آپ کو چنوں کا شوق رہا۔ اور شاید یہ ورثہ کا شوق ہے جو مجھے بھی ہے۔ اور مجھے دنیا کی نعمتوں کے مقابلہ میں چنے اچھے لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ میں پوشیدہ طور پر روزے رکھتا تو چنوں پر گذارہ کر لیتا تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھ ماہ تک متواتر روزے رکھے۔ اس عرصہ میں بسا اوقات دو پیسے کے چنے آپ بھنوا کر رکھ لیتے۔ تبلیغ اسلام کا شوق آپ کو شروع سے ہی تھا ہندو سکھوں کو اپنے پاس جمع کر لیتے۔ اور ان سے مذہبی گفتگو کرتے رہتے۔ حافظ معین الدین صاحب جو آپ کے خادم تھے اور نابینا تھے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب گھر سے کھانا لانے کے لئے بھیجتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ نہیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے۔ ہمارے پاس کھانا نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گذارہ کرتے"

(الفضل جلد ۲۱ نمبر ۷ صفحہ ۳)

۳۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے متعلق فرماتے تھے۔ جسے پھر خدا تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی۔ آپ سے تعلقات بھی ہو گئے اور اس کا انجام بھی اچھا ہو گیا۔ اس کے متعلق فرماتے کہ ابتداء میں اس سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ لیکن ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ آپ اس سے الگ ہو گئے اور وہ واقعہ یہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے کہ اس کا لڑکا فوت ہو گیا۔ میں بھی اس کے ہاں گیا اور بڑے بھائی صاحب بھی۔ اور لوگ بھی تھے۔ وہ بڑے بھائی صاحب کو دیکھ کر ان سے لپٹ گیا اور چیخ مار کر کہنے لگا مرزا صاحب! خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہمارا اس سے بڑا تعلق تھا۔ لیکن یہ بات سن کر ایسی نفرت ہو گئی کہ اس کا جنازہ میں شامل ہونا بھی دوبھر ہو گیا۔ اور اس سے علیحدگی اختیار کر لی"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۶ صفحہ ۸)

۳۹۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ خاندانی جائداد کے متعلق ایک مقدمہ تھا۔ اس مکان کے چبوترہ کے متعلق جس میں اب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں۔ اس چبوترہ کی زمین دراصل ہمارے خاندان کی تھی۔ مگر اس پر دیرینہ قبضہ اس گھر کے مالکوں کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی صاحب نے اس کے حاصل کرنے کے لئے مقدمہ چلایا۔ اور جیسا کہ دنیاداروں کا قاعدہ ہے کہ جب زمین وغیرہ کے متعلق کوئی مقدمہ ہو اور وہ اپنا حق اس پر سمجھتے ہوں۔ تو اس کے حاصل کرنے کے لئے جھوٹی سچی گواہیاں دلائیں۔ اس پر اس گھر کے مالکوں نے یہ امر پیش کیا کہ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی کو بلا کر گواہی لی جائے۔ اور جو وہ کہہ دیں۔ ہمیں منظور ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور گواہ عدالت میں پیش ہوئے اور جب آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ان لوگوں کو اس رستہ سے آتے جاتے اور اس پر بیٹھتے عرصہ سے دیکھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں اس پر عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے اسے اپنی ذلت محسوس کیا اور بہت ناراض ہوئے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ جب امر واقعہ یہ ہے۔ تو میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں

(الفضل جلد ۲۴ نمبر ۹۴ صفحہ ۸)

(۴۰) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ کا ایک ایسا واقعہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ بلکہ وہ سلسلہ کی بنیاد کا محرک ہو گیا۔ آپ ایک مرتبہ جوانی کے ایام میں بٹالہ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو بعد میں آپ کے مکفر بن گئے۔ نئے نئے حدیث کا علم پڑھ کر بٹالہ آئے تھے۔ اور بڑا جوش تھا۔ وہ ہر مجلس میں حنفیوں کو برا بھلا کہتے تھے اور حنفیوں میں بھی ان کے مقابلہ کا بہت جوش تھا۔ مگر ان کا کوئی مولوی ان کے سامنے ٹھہرتا نہیں تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اتفاق سے بٹالہ تشریف لے گئے تو ایک شخص نے ان سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے آپ کو مجبور کیا اور کہا وہ کفریہ عقائد رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھا۔ چلو دیکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے۔ لوگ بہت جمع تھے۔ اور بڑا ہجوم ہو گیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی محمد حسین صاحب آمنے سامنے بیٹھ گئے آپ نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا میرا دعویٰ یہ ہے کہ سب سے مقدم قرآن کریم ہے اور اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول۔ اور اس کے مقابل پر ہم کسی اور انسان کے قول کو نہیں لے سکتے آپ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ آپ کی یہ بات تو معقول ہے۔ اس پر لوگوں نے شور مچا دیا کہ ہار گئے ہار گئے۔ اور جو لوگ آپ کو ساتھ لے کر گئے تھے وہ بڑے غصہ میں آ گئے کہ آپ نے ہم کو ذلیل کر دیا مگر آپ نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور فرمایا کہ کیا میں یہ کہوں کہ امت کے کسی فرد کا قول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول پر مقدم ہے؟ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے بحث کو ترک کر دیا۔ رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے
راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت
دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت
ڈھونڈھیں گے"

پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ چونکہ آپ نے خالصۃً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلل اختیار کیا۔ اسلئے اس محسن مطلق نے نہ چاہا کہ آپ کے اس فعل کو بے اجر کے چھوڑے"

(الفضل جلد ۲۸ نمبر ۹۴ صفحہ ۲۰)

۴۱۔ اسی طرح آپ کے خلاف ایک مقدمہ چلایا گیا۔ کہ آپ نے ڈاک خانہ کو دھوکہ دیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس زمانے میں یہ قانون تھا کہ اگر کوئی شخص پیکٹ میں کوئی چٹھی ڈال کر بھیج دے۔ تو سمجھا جاتا تھا کہ اس نے ڈاکخانہ کو دھوکہ دیا ہے۔ اور ایسا کرنا فوجداری جرم قرار دیا جاتا تھا۔ جس کی سزا قید کی صورت میں بھی دی جا سکتی تھی۔ اب وہ قانون منسوخ ہو چکا ہے۔ اب زیادہ سے زیادہ ایسے پیکٹ کو بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ اتفاقاً آپ نے ایک پیکٹ مضمون کا اشاعت کے لئے ایک اخبار کو بھیجا۔ اور اس قانون کے منشاء کو نہ سمجھتے ہوئے اس میں ایک خط بھی ڈالدیا۔ جو اس اشتہار کے ہی متعلق تھا۔ اور جس میں چھاپنے وغیرہ کے متعلق ہدایات تھیں۔ پریس والے غالباً عیسائی تھے۔ انہوں نے اس کی رپورٹ کر دی۔ اور آپ پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ کے وکیل نے کہا کہ پیش کرنیوالوں کی مخالفت تو واضح ہے۔ اسلئے ان کی گواہیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر آپ انکار کر دیں تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں اکثر مقدمات میں آپ کی طرف سے شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور پیروی کیا کرتے تھے۔ اور آپ

(باقی صفحہ ۸ پر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدہا کی سیرۃ طیبہ واقعات کی روشنی میں

(گذشتہ سے پیوستہ)

محترم شیخ عبد الحکیم صاحب احمدی مارٹن پور کراچی سے لکھتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ شملہ نے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے وافر حصہ پایا ہے۔ ان افضال الٰہی میں سے ایک یہ تھا۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ افراد ہر سال موسم گرما میں شملہ چند ماہ کے لئے تشریف لاتے۔ اور جماعت کو ان کی خدمت کا موقع ملتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ اسی قرب کا نتیجہ تھا۔ کہ جماعت شملہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے کیا روحانی اور کیا دنیاوی بڑی بڑی نعماء کی وارث بنی۔ بعض دفعہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بھی شملہ تشریف فرما ہوتیں۔ اور ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مادرانہ شفقتوں سے حصہ پاتے۔ ان خوش بخت لوگوں میں سے یہ عاجز راقم الحروف بھی ایک ہے میں نے اکثر دیکھا۔ کہ آپ اپنے ملازموں کو کبھی زیر بار ہوتے نہ دیکھ سکتی تھیں۔ اور بہ اصرار بہت سے اخراجات خود برداشت کرتیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ ہم لوگ آپ کے ہمراہ سیر کو گئے۔ واپسی پر چونکہ بہت زیادہ چڑھائی ہے۔ میں نے تین رکشا کرایہ پر لیں۔ میں خود پیدل ہمراہ تھا۔ جب قیام گاہ پر پہنچے۔ تو یہ عاجز رکشا والوں کو کرایہ دینے لگا۔ تو آپ نے جلدی سے ایک نوٹ مجھے دیا۔ اور فرمایا یہ کرایہ ان کو دو۔ جو معمول سے بہت زیادہ تھا۔ میں نے عرض کیا۔ ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔ اور یہ رقم تو زیادہ ہے۔ فرمایا نہیں دیدو۔ میں نے ذرا تامل کیا تو فرمایا۔ میں جو کہتی ہوں یہ ان کو آپ دیدیں۔ بندہ اپنے اصرار پر نادم ہوا۔ اور عرض کی الامر فوق الادب فرمایا۔ یہ تمہاری سعادت ہے۔ یہ غریب لوگ کس محنت سے ہمیں لائے ہیں۔ اور وہ تمام قلی دعائیں دیتے ہوئے چلے گئے۔ گویا آپ نے اپنے عمل سے مجھے یہ سبق دیا۔ کہ مزدور کو اس کی اجرت سے بلحاظ زیادہ دو۔ تا وہ خوش خوش جائے۔ چنانچہ یہ عاجز آج تک اس پر کاربند ہے۔

ایسا ہی آپ ہر نیک کام میں سبقت فرماتیں ایک بار کا ذکر ہے۔ کہ جماعت شملہ نے مسجد کے چندہ کی تحریک کی۔ آپ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی کے بنگلہ پر قیام فرما تھیں۔ اور ہمارا جلسہ یہاں ہی ہو رہا تھا۔ آپ نے جیسے ہی سنا کہ چندہ کی تحریک ہوئی ہے اندر سے اپنی خادمہ کے ہاتھ ایک سو روپے چندہ مسجد میں بھیج دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ عملی تربیت تھی۔ جو اپنے نمونہ سے خدام کو کرتیں۔ اور ہمارے دلوں میں ایک بشاشت پیدا ہوتی۔ جس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔

یہ عاجز جب کبھی رخصت پر قادیان جاتا۔ تو میرا معمول تھا۔ کہ دہلی سے کچھ پان لے کر جاتا جو آپ ازراہ شفقت خوشی سے قبول فرماتیں اور فرماتیں یہ دہلی کا تحفہ ہے جو میرا میکہ ہے۔ اکثر دو دو تک تشریف لاتیں۔ اور جماعت کے تمام خاندانوں کے حال دریافت فرماتیں۔ اور دو دریافت فرماتیں۔ کتنی رخصت لے کر آئے ہو۔ یہاں ہی قیام رہے گا۔ یا کسی اور طرف بھی جانا ہے۔ پھر فرماتیں۔ اس رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دین سیکھیں۔ کیا ہی ذرہ نوازی تھی۔ اور ہر لحظہ ہماری تربیت کی فکر تھی۔ یہ شفقت مادری جو میرے لئے جو کہ بوجہ احمدیت اپنے خاندان سے کٹ چکا تھا۔ ایک ایسی ڈھارس تھی۔ جسے میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور اب میں آپ کی رحلت سے اپنے آپ کو صحیح رنگ میں یتیم پاتا ہوں۔

مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس احمدنگر سے تحریر فرماتے ہیں:۔

مہمان نوازی:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے ابتدائی ایام میں جب کہ ابھی لنگر خانہ کا انتظام شروع نہ ہوا تھا۔ اور وقتاً فوقتاً مہمان آپ کی خدمت میں آتے تھے۔ تو ان دنوں آپ ہی ان کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیتی تھیں۔ آپ بڑی خندہ پیشانی سے ان کی خوراک کا اہتمام فرماتی تھیں۔ اور اس بات سے ذرہ نہ گھبراتی تھیں۔ کہ وقت بے وقت مہمان آتے ہیں اسی طرح بعض مہمانوں کا انتظام حضور کے گھر میں کرنا ہوتا تھا۔ اور حضرت ام المومنین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا تھا۔ تو اس کی پرواہ نہ کرتیں۔ اور مہمان کو آرام پہنچانے کا خیال مقدم رکھتا تھا۔ اور یہ وصف تو ہمیشہ آں محترمہ میں رہا کسی نہ کسی رنگ میں غرباء پروری اور مساکین کا خیال اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا اہتمام ہمیشہ ہی آپ فرماتی رہیں۔ اور دارالامان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر تو ہمیشہ ہی مہمانوں کے آنے کی جگہ رہا۔ اور حضرت اماں جان ہمیشہ ہی ان کے ساتھ حسن سلوک اور مہمان نوازی کے اعلیٰ فریضہ کو ادا فرماتی رہیں۔

سیر کی عادت:۔ حضرت سیدۃ النساء کو ہمیشہ سیر کی عادت تھی۔ اور آپ کی سیر بھی دراصل عبادت تھی۔ آپ سیر کو تشریف لے جاتیں تو کبھی کسی کے گھر تشریف لے جا کر ان کا حال دریافت کرتیں۔ ان کے لئے برکت کی دعائیں فرماتیں۔ اور آپ کے تشریف لے جانے پر جو خوشی اور سرور اہل خانہ کو ہوتا۔ اس کا اندازہ اور اس کی قدر وہی محسوس کر سکتے ہیں۔

عاجز کا مکان دارالانوار میں تھا۔ اور کبھی آپ تشریف فرما ہوتیں۔ اور میں گھر نہ ہوتا۔ تو بعد میں مجھ کو علم ہوتا۔ کہ حضرت ام المومنین رضی تشریف فرما ہوئی تھیں۔ تو مجھ کو اتنی خوشی ہوتی۔ کہ میں کافی دیر تک خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا۔ کہ ہمارے گھر میں تشریف لا کر انہوں نے ہمیں نوازا ہے۔ اور گھر کو برکت بخشی ہے۔

آپکی اپنے خادموں کی طرف توجہ:۔ ۱۹۳۲ء میں میرا نکاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھایا۔ تو اسی دن حضور کسی کام کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور ایک دوست وہاں کھڑے تھے۔ میں بھی تھا۔ حضور نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مولوی ظہور حسین کا نکاح پڑھنے کے بعد میں نے گھر آکر حضرت ام المومنین رضی سے دریافت کیا۔ کہ میں اس کا نکاح تو پڑھا آیا ہوں۔ آپ کو علم ہے۔ کہ اس کی بیوی اور والدین کیسے ہیں؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ وہاں میں ان کو خوب جانتی ہوں۔ وہ نیک اور شریف لوگ ہیں۔ اور لڑکی اچھی ہے۔" اس پر میں نے خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا۔ کہ اول حضور کی ہم عاجزوں کی طرف کتنی نوازش ہے۔ اور یہ کہ حضور کو ہمارا کتنا خیال رہتا ہے۔ پھر حضرت ام المومنین رضی کی شفقت اور ان کی یاد اپنے خادموں کے متعلق کتنی اور کیسی اچھی ہے۔

اسی طرح میں حضرت ام المومنین رضی سے اپنے طالب علمی کے زمانے میں دعا کی درخواست کیا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ بڑی شفقت سے فرماتیں کہ میں "دعا کروں گی۔" چنانچہ ایک دفعہ میری بھاوجہ آئیں۔ جو میرے لئے میری والدہ کی طرح تھیں۔ ان کو حضرت سیدۃ النساء رضی نے فرمایا۔ کہ مولوی ظہور حسین مجھے دعا کے لئے کہتے رہتے ہیں۔ آپ ان کا نکاح کیوں نہیں کر دیتے۔ جب مجھ کو علم ہوا۔ تو میں سخت شرمندہ ہوا۔ اور اگرچہ میری دعا سے ہرگز یہ غرض نہ تھی۔ تاہم حضرت ام المومنین کی شفقت اسی طرح تھی۔ جس طرح والدین کو بچوں وغیرہ کی شادی کا خیال رہتا ہے۔ میری بیوی جب حضرت ام المومنین کو ملتی۔ تو آپ ان کی نانی کے متعلق بھی جو مدتوں سے فوت ہو چکی تھیں۔ ان کا ذکر کر کے فرماتیں۔ کہ وہ بہت مخلص خاتون تھی۔ جو بار بار قادیان آتی رہتی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ پر زبردست ایمان:۔ عورت کی فطرت میں طبعاً سوت سے نفرت ہوتی ہے۔ اور اس کے وجود کو ناپسند کرتی ہے۔

. . . .

. . . .

. . . .

مگر آپ کا معاملہ دیکھیں کیسا عجیب اور دنیا کی تمام مستورات سے نرالا تھا۔ آپ ایک دفعہ بڑے سوز و گداز سے سجدہ میں دعا کر رہی تھیں۔ اور فارغ ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ کیا دعا کر رہی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں یہ دعا کرتی تھیں۔ کہ محمدی بیگم آپ کے نکاح میں آجائے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ سوت کا آنا آپ کو کس طرح پسند ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ کچھ بھی ہو مگر خدا کی باتیں میں چاہتی ہوں۔ کہ پوری ہو جائیں۔ گویا آپ میں خدا تعالیٰ کی محبت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اظہار کی عظیم الشان تڑپ تھی ورنہ کون عورت ہے۔ جو اپنے اوپر سوت کے وجود کو برداشت کر سکتی ہے۔ مگر آپ کا یہ حال ہے۔ کہ آپ خدا کے حضور دعائیں فرماتی تھیں۔ کہ مولیٰ آپ کی شادی محمدی بیگم سے ضرور ہو جائے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی بیوی جو وہ بھی قریب ہی رہتی تھیں۔ حضرت ام المومنین رضی کی ہمیشہ ہی ان کے حال پر شفقت رہی۔ اور آپ کے دل میں ان کے لئے ہمدردی کا جذبہ رہا۔ اور جب کبھی وہ بیمار ہوتیں۔ تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کے لئے دوائے جا کر ان کو دیتیں۔ اور ان کا ہمیشہ خیال رکھتیں۔ یہ وہ سلوک ہے۔ کہ جس کو خدا تعالیٰ نے چن لیا ہو اور جس کے دل کو خدا تعالیٰ نے پاک و مطہر بنا کر اپنی مخلوق کی ہمدردی اس میں بھر دی ہو اس کے سوا اور کوئی یہ حسن معاملہ نہیں دکھا سکتا۔

صالحہ مریم صاحبہ بنت حاجی عبد الکریم صاحب احمدی کراچی سے تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں۔ کہ قریباً بیس برس ہوئے ہیں میں اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ قادیان دارالامان گئی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان پر ہم سب مقیم رہے۔ وضع حمل کا وقت قریب تھا۔ میں بیمار ہونے کی وجہ سے سخت کمزور تھی۔ اور ان ایام میں اکثر عورتیں زچگی میں فوت ہو رہی تھیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وبائی صورت ہو گئی ہے۔ میں دعا کا خط لیکر حضرت اماں جان رضی کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ میں انشاء اللہ دعا کروں گی۔ مجھے بہت تسلی ہوئی۔ اس کے بعد میں چلنے سے معذور ہو گئی۔ حضرت اماں جان تقریباً ہر روز اپنی خادمہ میری خبر لینے کے لئے بھیجا کرتی تھیں۔ جب ولادت کا وقت قریب ہوا۔ تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنا کرتہ مبارک اپنی خادمہ کے ہاتھ مجھے بھیجا کہ اس کو پہن لو۔ پھر میں نے وہ کرتہ پہن لیا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے صحت و عافیت کے ساتھ لڑکی عطا فرمائی۔ کراچی واپس آنا تھا۔ کیونکہ حاجی صاحب کی رخصت ختم ہونے کو تھی۔ اس لئے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے مجھے پیغام بھیجا کہ بچی کو دکھا کر جانا۔ میں ان کے ارشاد کے ماتحت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے بچی دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور دعا دی۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا اپنی غریب احمدی مستورات پر کس حد تک شفقت فرمایا کرتی تھیں۔

(باقی)

محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے رضی اللہ عنہ

(از مکرم قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک یہ نشان بھی ہے۔ کہ آپ کو ابتداء دعویٰ ہی میں ایسی سعید روحیں مل گئیں۔ جو آپ پر ایمان لانے کے لئے آپ کی قوت قدسیہ و تزکیہ نفوس کی برکت سے دوسرے دور افتادگان حق کو قریب لانے کا موجب ہوئیں۔ ان میں سے کچھ غیر مسلم بھی ہیں جنہوں نے آپ کے فیض صحبت سے یہاں تک علم و فضل۔ اخلاق و روحانیت میں ترقی پائی کہ اگر یہ بزرگ خود حدیث العہد اصحاب کو خود نہ بتائیں۔ تو یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ پہلے غیر مسلم تھے۔ چنانچہ محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب حال درویش قادیان کو دیکھ کر اور ان کے صلاح حال و تقویٰ و طہارت اور علم و فضیلت ظاہری و باطنی کو دیکھ کر کون اجنبی از خود یہ جان سکتا ہے۔ کہ یہ غیر مسلموں میں سے آئے۔ بلکہ اکثر جدی مسلمان ان کی قلب ماہیت اور مومنانہ وجاہت اور اسلامی شکل و شباہت دیکھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نادم ہوتے ہیں۔ از انجملہ ہمارے مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب تھے۔ جن کی وفات کی خبر الفضل میں پڑھ کر از حد صدمہ ہوا۔ غفر اللہ لہ ع

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

میں ابھی گو لیکی ہی تھا۔ جو ان کی کتاب "میں مسلمان کیوں ہوا" پڑھنے کا فخر حاصل ہوا۔ جو اچھی ضخیم ہے۔ اور اس میں ہر قسم کے حقائق و معارف اسلام و اسلامیات اور احمدیت کی صداقت پر موجود ہیں۔ آپ نے بابا نانک صاحب کے اسلام پر بھی کئی ٹریکٹ اور رسالے لکھے۔ اور چولہ صاحب کے متعلق کئی طریقوں سے اشاعت کی۔ اور اسلام کی پہلی کتاب اور ضرورت زمانہ تو میرے سامنے قادیان میں لکھی گئیں۔ اور شائع کیں۔ ان کتابوں کی افادی حیثیت کے بارے میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ قادیان میں اور قادیان سے باہر جماعت کے اکثر گھرانوں نے اپنے بچوں کے لئے اس سے فائدہ اٹھایا بلکہ اپنے سکولوں میں دینیات کے نصاب میں بھی غالباً داخل رہیں۔ خلافت ثانیہ کے ابتداء میں تربیت کا کام کچھ مدت میرے سپرد رہا۔ حضور نے مجھے چند نوجوانوں کے متعلق فرمایا۔ کہ انہیں اسلام و احمدیت کے مسائل سے بالدلائل آگاہ کریں۔ اور دینداری کی طرف متوجہ کریں۔ یہ نوجوان ہر چند کہ آمادہ نہ تھے۔ مگر مجھ سے خاص انس رکھتے تھے۔ اس لئے چند روز ہی میں تعلیم و تربیت پانے پر راضی ہو گئے۔ میں نے لیکچر ان کے سامنے یہی دو کتابیں رکھیں جن سے انہوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔

ماسٹر صاحب نے طلباء مڈل و ہائی سکول کے لئے انگریزی سکھانے کے لئے بھی چند کتابیں لکھیں اور شائع کیں۔ جو بہت مقبول ہوئیں۔ ماسٹر صاحب مرحوم کا اخلاقی اور روحانی اثر اپنے شاگردوں پر بہت تھا۔ چنانچہ بعض غیر مسلم طلباء مسلمان ہو گئے۔ اور سلسلہ کے مخلص فرد ثابت ہوئے۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی والے آپ کے شاگردوں میں سے اب بھی قادیان اور بیرونجات میں موجود ہیں۔ جو گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ آپ صاحب رویاء و کشوف تھے۔ اور آپ کی رویا خود ان کے یا ان کے خاندان یا دوستوں کے بارے میں سچی نکلیں۔ اور آپ کی دعائیں ان کے حق میں (مریض یا کسی مشکل میں پھنسے ہوئے) قبول ہوئیں۔ وہ اکثر یہی مابہ الامتیاز دیگر مذاہب والوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی تائید میں اپنی کوئی رویا یا پیشگوئی بھی پیش کر دیتے اور کہتے کہ یہ احمدیت کا فیض روحانی ہے۔ بعض طلباء کو امتحان میں کامیابی کی اطلاع پہلے دے دیتے۔ بلکہ نمبر تک بتا دیتے۔ جس سے عمر بھر وہ معتقد رہتے۔ ایک دفعہ بارش کئی ہفتوں سے نہیں ہوئی تھی۔ اور ضرورت شدید تھی۔ بازار میں ہندو سکھوں کو چیلنج کیا: کہ پہلے تم اپنے مذہب کے مطابق جدوجہد کر لو۔ پھر میں کروں گا۔ دیکھیں خدا کس کی سنتا اور قبول کرتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ہی کوشش کر دیکھو۔ (وہ غالباً اس سے پہلے ہَوَن وغیرہ کر چکے تھے) چنانچہ اللہ نے فضل کیا اور جلد بعد میں بارش ہو گئی۔ تبلیغ کا تو ان کو جنون تھا۔ وہ ہر موقع پر اپنی بات ضرور پہنچا دیتے۔ ایک جوڑ میلہ تھا، ملاپ کا دیہات سے سکھوں کے قافلے قادیان سے گزرتے تھے۔ ڈیرہ بابا نانک جاتے ہوئے۔ آپ نہر پر چلے جاتے اور رستہ میں اور وہاں ان کو تبلیغ کرتے۔

ایک دفعہ کچھ دوسرے نوجوانوں کی وجہ سے بعض سکھ مشتعل ہو گئے۔ آپ بالکل نہیں گھبرائے۔ اور اکا دکا آنے جانے والے کو برابر تبلیغ کرتے رہے تعطیل کے دنوں میں دیہات میں نکل جاتے۔ اور پیغام حق پہنچاتے۔ مسئلہ متنازعہ کا جواب نرمی سے بالتفصیل دیتے۔ اگر مد مقابل کی نیت بخیر نہ دیکھتے۔ تو الزامی جواب خوب دیتے۔ کہ خصم بجز سکوت چارہ نہ پاتا۔ انڈیمان جہاں قتل و عمر قید کے مجرم بھیجے جاتے۔ ایک بار وہاں سکول میں ہیڈ ماسٹر کی جگہ کے لئے اعلان ہوا۔ تو آپ میرے سامنے

م حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوئے۔ حالانکہ احباب و اقرباء کا مشورہ تھا۔ کہ نہ جائیں۔ مگر آپ کہتے تھے۔ وہاں تبلیغ کا اچھا موقعہ ہے۔ چنانچہ حضرت الحکیم الامۃ نے اجازت تحریری عطا فرمائی۔ جس کی ان کو اس لئے ضرورت تھی۔ کہ صدر انجمن سے رخصت بلا تنخواہ دو سال کی مل سکے۔ آپ نے زبانی یہی فرمایا۔ جاؤ خدا حافظ و ناصر ہو۔ شاید تمہارے ذریعے سے ہی اللہ کا پیغام ان لوگوں کو پہنچ جائے۔ ماسٹر صاحب چند سال کے بعد واپس بخیر و عافیت آ گئے۔ حالانکہ ملیریا سے بچنا اور صحت کا درست رہنا محال معلوم ہوتا تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے فارغ ہو کر آپ مدرسہ احمدیہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ کی مومنانہ فراست اور وحی حضرت مسیح موعودؑ پر یقین کا یہ حال تھا۔ کہ وسع مکانک سن کر آپ نے قصبہ سے باہر ریتی چھلے کے قریب ایک بڑا قطعہ زمین کا خرید لیا۔ اس وقت کسی کو خیال نہ تھا۔ کہ باہر مکان بنائے جائیں۔ سب یہی چاہتے کہ بستی کے اندر کوئی مکان مل جائے۔ خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کے اردگرد یا ڈھاب کا کوئی حصہ پر کر کے اس پر مکان بنا لیا جائے۔ معدودے چند مہاجر تھے۔ آپ نے زمین خرید کر اس میں شیشم کے درخت لگا دیئے۔ جو بعد میں بہت قیمتی ثابت ہوئے

(باقی صفحہ ۷ پر)

رمضان المبارک اور قبولیت دعاء

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ مقیم حیدرآباد دکن)

برادران اسلام! رمضان کا مبارک مہینہ گزر رہا ہے۔ نہایت ہی خوش قسمت ہیں، وہ لوگ جو اس مبارک ماہ کی برکتوں سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور خدا کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں گے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی رحمت خاص جوش میں ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے بندوں پر اپنے فضل و کرم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

" اذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون

(البقرہ رکوع ۲۳)

کہ اگر میرے بندے تجھ سے میرے بارہ میں سوال کریں۔ کہ وہ کہاں ہے۔ تو تو بتا دیا کر میں تو بالکل قریب ہوں۔ اور میں دعا کرنے والے انسان کی دعا کو سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ پس ان لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے حضور دعا کریں۔ اور مجھ پر سچا ایمان رکھیں۔ کہ میں دعائیں سنتا ہوں۔ تاکہ وہ ہدایت و رشد حاصل کریں۔

چنانچہ اسی امر کے پیش نظر تمام دنیا کے مسلمان اس مبارک ماہ میں عبادت اور دعا پر خاص زور دیتے ہیں۔ میں اس موقعہ پر اپنے بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں وہ اپنے دنیوی امور میں خیر و برکت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ وہاں یہ وہ ایک اہم دینی امر کے لئے بھی اس مہینہ میں خصوصیت سے دعائیں کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں ان کی رہنمائی فرمائے۔ وہ اہم دینی امر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح اور مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اس زمانہ کا امام۔ مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی تائید میں زمین و آسمان سے نشانات بھی ظاہر فرمائے۔ جن لوگوں کو خدا نے توفیق بخشی۔ انہوں نے اس مامور ربانی کو شناخت کر کے ایمان لانے کی سعادت حاصل کی۔ مگر وہ احباب جو علمی و عقلی دلائل اور نشانات و معجزات سے ابھی تک مطمئن نہیں ہو سکے۔ ان کے لئے خاص موقعہ ہے۔ کہ وہ اس مبارک ماہ میں اللہ تعالیٰ سے ان کے دعویٰ کی سچائی معلوم کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام خود اس طریق دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے، کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ

" اے قادر کریم! تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے؟ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف

(باقی صفحہ ۷ پر)

روایات محمود بقیہ صفحہ ۲

اور آپ کی زندگی کی پاکیزگی کو دیکھ کر دعویٰ کے بعد بھی گو وہ احمدی نہ تھے۔ مگر آپ پر بہت ہی حسن ظن رکھتے تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا۔ اور کوئی گواہ تو ہے نہیں۔ پھر وہ خط اسی مضمون کے متعلق ہے۔ اور اسے اشتہار کا حصہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ بغیر جھوٹ کا ارتکاب کئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ میں نے تو اشتہار ہی بھیجا تھا۔ خط کوئی نہیں بھیجا۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ جو بات میں نے کی ہے۔ اس کا انکار کیسے کر سکتا ہوں۔ چنانچہ جب آپ پیش ہوئے۔ اور عدالت نے دریافت کیا۔ کہ آپ نے کوئی خط پیکٹ میں ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس راست گوئی کا دوسروں پر تو اثر ہونا ہی تھا۔ خود عدالت پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ اس نے آپ کو بری کر دیا۔ اور کہا کہ ایک اصطلاحی جرم کے لئے ایسے راستباز آدمی کو سزا نہیں دی جا سکتی۔" (الفضل جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۲) حضرت صاحب ایک مرتبہ امرتسر سے آ رہے تھے بٹالہ کو۔ راستہ میں دھوپ سخت تھی۔ یکہ میں بیٹھنے لگے۔ (ریل نہیں تھی) تو ایک آدمی جو ہندو تھا۔ کود کر پہلے اندر جا بیٹھا۔ اپنے موٹاپے سے تمام یکہ کو اندر سے روک لیا۔ اب حضرت صاحب کو دھوپ میں بیٹھنا پڑا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے فوراً ایک بادل کا ٹکڑا بھیج دیا۔ جو امرتسر سے بٹالہ تک برابر آپ کے سر پر سایہ کرتا آیا۔

(الفضل جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۵)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ ایک رویاء دیکھی۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ آپ بھی اس پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب ذرا آگے سرک گئے۔ حضرت صاحب اور آگے ہو گئے۔ اسی طرح ہوتے ہوتے آخر مولوی صاحب نیچے ہو بیٹھے۔ اور حضرت صاحب کے لئے چارپائی خالی چھوڑ دی۔" (الفضل جلد ۲ نمبر ۱۰۰ صفحہ ۶)

(۴) ملاوامل کے متعلق حضرت صاحب کا الہام تھا۔ یہود اسکریوطی۔ ایک دفعہ اسکو سل ہو گئی تھی۔ علاج کرانے کے واسطے حضرت صاحب کے پاس آیا کرتا تھا۔ نہایت نازک حالت میں اس نے اقرار کیا تھا۔ کہ اگر میں اچھا ہو گیا۔ تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ لیکن ابھی تک اچھا بھلا پھرتا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا۔"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۸۶ صفحہ ۶)

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہمارا ایک دوست تھا غلام نبی کا تھا۔

اس نے ہمارے ساتھ ایک گاؤں میں جمعہ پڑھا۔ وہ وہابی تھا۔ اور وہاں جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد چار رکعتیں اور پڑھیں۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ کہ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ احتیاطی پڑھی۔ کہ مار نہ پڑے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے والوں کو یہ لوگ مارتے ہیں۔

(الفضل جلد ۲ نمبر ۲۵ صفحہ ۱۰)

رمضان المبارک اور قبولیت دعا

بقیہ صفحہ ۶

یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہو۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین "۔

پھر فرماتے ہیں :۔

" یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتہ کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آ گئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے پُرظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے حال سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی چیز دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے کو بالکل بغض و عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے دونوں پہلوؤں بغض و محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔" (نشان آسمانی)

محترم بھائیو! حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کی صداقت کو معلوم کرنے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔ جو حضور علیہ السلام نے خود ہی بیان فرما دیا ہے۔ کہ براہ راست خدا تعالےٰ سے آپ کے صدق و کذب کے بارے میں دریافت کر لیا جائے۔ چودھویں صدی میں سے ۷۰ برس گزرنے کو ہیں۔ مگر آسمان و زمین سے کوئی اور آتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ساتھ جانے والی چیز ایمان اور نیک عمل ہے۔ اس لئے اٹھئے اور اس نسخہ کو بھی آزمائیے۔ پھر اگر خدا کی طرف سے حق و صداقت کا انکشاف ہو جائے تو اس کو صدق دل اور انشراح صدر سے قبول کرنا عین سعادت ہے۔ خدا آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

مصروف ہیں۔

میں سوشل آدمی نہیں ہوں۔ یوں بھی ایک شاعر، اخبار نویس کی عمر زیادہ تر گوشہ نشینی و تنہائی میں گذرتی ہے۔ یا اسے گذارنی پڑتی ہے اس لئے مجھے پوری واقفیت نہیں۔ امید ہے کوئی دوسرے صاحب آپ کے حالات مفصل مکمل رقم فرمائیں گے۔

(المکمل عفی اللہ عنہ ۸ رجون ۵۲ء)

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (بقیہ صفحہ ۲)

اور آپ کی زمین کے ساتھ بڑی سڑک بن گئی۔ جو ہائی سکول (بعدہ کالج) کے پاس سے گذرتی۔ جب باہر مکان بننے لگے۔ تو آپ کی زمین نے بڑی قیمت پائی۔ مگر آپ نے اپنا مکان نہ بنوایا۔ آپ کی پہلی شادی حضرت خلیفہ نورالدین صاحب بھیروی کی دختر سے ہوئی۔ آپ کی اولاد میں سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابی سینیا میں اپنے کام کے علاوہ حضرت امیر المومنین کے زیر ہدایت تبلیغ و اشاعت میں کامیاب طور پر

فدیہ رمضان ادا کرنے والوں کی فہرست ۲

اس سے قبل الفضل ۱۳۳ مورخہ ۴ رجون میں ۴۵ ایسے بھائیوں اور بہنوں کی فہرست شائع کرا چکا ہوں۔ جنہوں نے فدیہ رمضان وغیرہ کے لئے عاجز کو روپیہ بھیجا ہے۔ اب اس کے بعد روپیہ ادا کرنے والوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں ان کے جملہ نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور ان کے فدیہ کو قبول فرمائے۔ آمین

سابقہ شائع شدہ فہرست میں ۳۸ پر ایک نام غلام محمد صاحب لاہور شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی ہو گئی ہے۔ یہ در اصل جناب غلام حسن صاحب ساکن ۱۹ سلطان پورہ روڈ لاہور ہیں۔ انہوں نے پچیس روپے بطور فدیہ ارسال فرمائے تھے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(خاکسار فضل الرحمٰن حکیم۔ افسر لنگرخانہ۔ ربوہ)

(۱) بابو محمد بشیر صاحب جھنگ منجانب اہلیہ و بچوں دونوں کی صحت اور اپنی کاروباری مشکلات کے حل کے لئے دعائی درخواست کرتے ہیں	۵۰-۰-۰
(۲) جناب محمد یوسف صاحب پرانا سکھر منجانب خود و اہلیہ صاحبہ ذکیہ خاتون	۵۰-۰-۰
(۳) جناب محمد سعید صاحب حیدرآباد سندھ	۲۵-۰-۰
(۴) ڈاکٹر محمد نسیم صاحب بیرسٹر کراچی	۲۵-۰-۰
(۵) شیخ عبد الحکیم صاحب ایئر ہیڈ کوارٹرز ماڑی پور کراچی	۱۵-۰-۰
(۶) جناب ناصر احمد صاحب سیالکوٹ فدیہ رمضان	۱۵-۰-۰
(۷) ڈاکٹر کے۔ ایم۔ مصطفیٰ صاحب ایبٹ آباد فدیہ رمضان	۱۵-۰-۰
(۸) ڈاکٹر گوہر دین صاحب تمن ضلع اٹک فدیہ رمضان	۱۵-۰-۰
(۹) اہلیہ صاحبہ شیخ فیروزالدین صاحب سلطان پورہ روڈ لاہور فدیہ رمضان	۲۰-۰-۰
(۱۰) جناب محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال پسرور فدیہ رمضان	۱۴-۰-۰
(۱۱) جناب محمد ابراہیم صاحب ڈار بذریعہ محاسب صاحب سیکرٹری مال گجرات فدیہ رمضان	۱۴/-
(۱۲) قاضی محمد منیر صاحب منجانب پیر معین الدین صاحب بذریعہ محاسب صاحب ماڈل ٹاؤن فدیہ رمضان	۲۰-۰-۰

حضور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم) یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

؎ اک زمانے کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا ٭ پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

ہنگامہ کراچی کے مکروہ واقعات ایک مہذب ملک کیلئے شرم کا باعث ہیں

اگر فتنہ پردازوں کو اس وقت ڈھیل دی گئی تو آئندہ انہیں کیفر کردار تک پہنچانا آسان نہ رہے گا

کراچی کے حالیہ فسادات پر کوئٹہ کے مشہور پارسی اخبار "کوئٹہ ٹائمز" کا تبصرہ

جماعت احمدیہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں ہنگامہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے کوئٹہ کے مشہور پارسی اخبار "کوئٹہ ٹائمز" نے اپنی ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں حسب ذیل ایڈیٹوریل شائع کیا ہے جس کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:- (مسعود احمد)

ہنگامہ کراچی کے وہ مکروہ واقعات جو حال ہی میں وہاں رونما ہوئے ہیں ایک مہذب ملک کے لئے شرم کا باعث ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ان واقعات کی تہ میں مذہبی تعصب اور عدم رواداری کا جذبہ کارفرما ہے۔ یہ جہالت اور تعصب کی بدولت ہے کہ مذہب کے نام پر عدم رواداری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ تاریخ عالم پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے آپ کو بآسانی معلوم ہو جائے گا کہ جب کبھی کسی ملک میں مذہب کی آڑ میں ظلم اور ایذا رسانی کا دور دورہ ہو تو ترقی کی راہیں اس ملک پر مسدود ہو گئیں۔ مذہب کے نام پر ظلم روا رکھنے سے انسانی فطرت مسخ ہو جاتی ہے اور جس ملک میں بھی اس کا دور دورہ ہو وہ دنیا میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ فرقہ وارانہ تنگ نظری نے جہاں راہ پائی وہیں آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی۔

ایک مہذب اور روشن خیال قوم مذہب کے نام پر کبھی ظلم روا نہیں رکھتی۔ علم انسان کے نقطۂ نظر میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ ایک مقدس ماحول میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ پس ایک ایسی قوم ہی جو جہالت کی تاریکیوں میں رینگ رہی ہو مذہبی غلامی کو برداشت کر سکتی ہے۔ تاریخ ایسی واضح مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ نیک دل بادشاہوں نے رواداری کی بدولت بڑی بڑی مستحکم سلطنتیں قائم کیں اور بعد میں آنے والوں نے عدم رواداری کے ہاتھوں انہیں خاک میں ملا دیا۔

یہ کہتے ہوئے دشمنانِ اسلام کی زبان نہیں تھکتی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے یا اس کی تبلیغ و اشاعت میں تلوار کا بہت دخل ہے جو لوگ گذشتہ ہفتہ کے ہولناک واقعات کے ذمہ دار ہیں۔ افسوس کہ انہوں نے اپنی حماقت سے ایسے دشمنانِ اسلام کی خود ہی تائید کر کے ان کے ہاتھ مضبوط کئے۔ رسول پاک (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ماننے والوں کو بار بار تاکید کی ہے کہ وہ رواداری کے اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کریں۔ لیکن کیا کیا جائے تعصب اور غیظ و غضب کی گرمی نے ان لوگوں کو اندھا کر دکھا ہے۔ بانی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کی روشن دماغی کا یہ ایک بین ثبوت ہے کہ آپ نے ہمیشہ اشاعت دین کی راہ میں طاقت استعمال نہ کرنے کی تعلیم دی

یہ جھگڑا مذہبی اور غیر مذہبی لوگوں کے درمیان نہیں ہے۔ یہ جھگڑا ہے جہالت اور علم کے درمیان نام نہاد مولویوں کے اندھے مقلدوں اور ان لوگوں کے درمیان جنہوں نے اسلام کی صحیح روح اپنے اندر جذب کی ہوئی ہے۔

جہاں تک مذہب اور مملکت کا تعلق ہے حکومت پر بعض فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اسے تعصب کے قلعے سر کرنے میں ہر ممکن امداد کرنی چاہئیے۔ اگر کٹر اور متعصب لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا گیا۔ تو لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہونگے کہ حکومت بھی ان عناصر سے باز پرس کرنے سے خوف کھاتی ہے۔ جو لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اس سے ایسے عناصر کی گردنیں اور اکڑ جائینگی اور پھر آگے چلکر انہیں کیفر کردار تک پہنچانا آسان نہ رہے گا۔ امن برباد کرنے والوں کے لئے ایک ہی قانون ہے قانون شکنی کرنے والوں میں سے کسی کو بھی اسکے نتائج بھگتنے سے مستثنیٰ قرار نہ دینا چاہئیے۔

ہندوستان کی طرف سے دریائے سندھ پر بند باندھنے سے سندھ کے نظام آبپاشی کو خطرہ

کراچی ۹ جون معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے دریائے سندھ کے بالائی حصے پر بند باندھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اس سے دریا کے زیریں حصے میں پانی کی سطح گر گئی ہے اور سندھ کے آبپاشی کے نظام کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ سندھ کی پیداوار کے ۹۰ فیصدی حصہ کا انحصار نہری آبپاشی پر ہے اور بھارت کے اس اقدام سے اس پر بہت بڑا اثر پڑنا یقینی ہے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر دریا کے پانی کی سطح اور گر گئی (۳)

پاسپورٹ سسٹم یکم ستمبر سے نافذ کر دیا جائیگا

کراچی ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پاسپورٹ سسٹم یکم ستمبر ۵۲ء سے نافذ کر دیا جائے گا۔ پچھلے دنوں کراچی میں جو بین المملکتی پاسپورٹ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں پاکستان نے تجویز پیش کی تھی کہ اس کا نفاذ ۱۵ اگست سے ہونا چاہیئے اور ہندوستان نے اس مقصد کے لئے ۱۵ ستمبر کی تاریخ تجویز کی تھی۔ لیکن فیصلہ یہ ہوا کہ یہ سسٹم یکم ستمبر سے نافذ کیا جائے اس سلسلہ میں جو آئندہ کانفرنس کلکتہ میں ہو رہی ہے۔ اس میں تاریخ کے تعین کا اعلان کر دیا جائیگا۔ کل کراچی میں پاکستانی وزارت خارجہ اور وزارت داخلہ کے افسروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ ایک اطلاع کے مطابق اس کانفرنس میں پاسپورٹ سسٹم کے بارے میں سوچ بچار کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے پاسپورٹ کی فیس تین روپیہ مقرر کی ہے۔ دوسرے ملکوں کی طرح بھارت کے لئے جو پاسپورٹ جاری کئے جائینگے۔ وہ بھی پانچ سال تک کے عرصہ کے لئے ہوں گے۔ مشرقی بنگال کے سرحدی علاقوں کے باشندوں کے لئے جن کی مغربی بنگال میں آمد و رفت تقریباً ہر روز جاری رہتی ہے یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ انہیں ایک روپیہ فیس ادا کرنے پر ایک سال تک کے عرصہ کے لئے پاسپورٹ دیدیا جائے۔

(۳) تو سکھر بیراج بیکار اور غیر مفید ہو کر رہ جائیگا اب بھی پانی کی سطح کم ہو جانے کی وجہ سے عارضی اور دوامی نہروں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ دوامی نہروں میں پانی کی سطح اس قدر گر چکی ہے کہ سردیوں میں ان کی تمام شاخوں کو پانی بہم پہنچانا ممکن نہیں۔

(ب) حکومت نے مجبور ہو کر عوام کو باری سے پانی بہم پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ عارضی یا موسمی نہروں کے لئے پانی کی اونچی سطح کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان کے لئے بھی مقررہ سطح میسر آنیکا امکان نہیں۔